36636-کیا مسجد حرام میں طواف زیادہ کرنا چاہیے یا نماز کی ادائیگی ؟

سوال

مکہ میں رہنے والے کو کیا مسجد حرام میں نماز زیادہ پڑھنی چاہیے یا وہ طواف کثرت سے کرے ؟

پسندیدہ جواب

مسجد حرام میں نماز کی ادائیگی اور طواف کرنا دونوں ہی بہت زیادہ افضل ہیں ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی اور ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مسجد حرام میں نماز کی ادائیگی دوسری جگہوں سے ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے) ۔

دیکھیں : مسند احمد حدیث نمبر (14284) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1406) ، حافظ ابن حج رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اس کے سند کے رجال ثقات ہیں ۔ اھ اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل میں صحیح قرار دیا ہے ، دیکھیں ارواء الغلیل (1129) ۔

اور امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(جس نے بیت اللہ کا طواف کیا (یعنی سات چکر لگائے) اور اسے پورا شمار کیا تو اسے غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا ، اس کے ہر قدم اٹھانے اور رکھنے پر اللہ تعالی اس کا ایک گناہ معاف اور ایک نیکی لکھی جاتی ہے) ۔

سنن ترمذی حدیث نمبر (959) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندجہ ذیل سوال پوچھا گیا :

کیا مکہ میں رہائش پذیر شخص کے لیے بیت اللہ کا طواف کرنا افضل ہے کہ نماز کی ادائیگی ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

نماز کو طواف یا طواف کو نماز پر فضلیت دینا محل نظر ہے (یعنی اس میں تفصیل ہے) لھذا بہت سے اہل علم نے یہ ذکر کیا ہے کہ مکہ میں اجنبی شخص کے لیے طواف کثرت سے کرنا افضل اور بہتر ہے کیونکہ نماز تو وہ ہر جگہ پڑھ سکتا ہے مسجد حرام کے ساتھ ہی خاص نہیں ، لیکن طواف مکہ کے علاوہ کہیں اور نہیں ہوسکتا ، اور پھر وہ مکہ مکرمہ کا رہائشی بھی نہیں ، بلکہ کچھ مدت بعد وہ وہاں سے کوچ کر جائے گا اس لیے اس کے لیے طواف غنیمت ہے اور افضل بھی ہے

لیکن اس کے مقابلہ میں مکہ مکرمہ کے رہائشی کے لیے نماز کی ادائیگی طواف سے افضل ہے ، لھذا اگر وہ نفلی نماز کثرت سے ادا کرے تو اس کے لیے بہتر اور افضل ہوگا ۔ اھ کچھ کمی بیشی کے ساتھ ۔

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ(367/16)۔

واللہ اعلم.